ADE/B.Ed. (Hons) Elementary

Syllabus

Urdu

Semester 1

This product has been made possible by the support of the American People through the United States Agency for International Development (USAID). The contents of this report are the sole responsibility of the authors, and do not necessarily reflect the views of USAID or the United States Government.

Technical Support: Education Development Centre (EDC); Teachers College, Columbia University

نصاب اردو

SYLLABUS URDU

نصاب برائے نفسِ مضمون/ اردو مافیہ (Content)

- کورس کا بیان (COURSE DESCRIPTION)
- حاصلاتِ کورس (COURSE OUTCOMES)
- تعلّمی اور تدریسی رسائی: (LEARNING AND TEACHING APPROACHE)
- یونٹ (UNIT)

۱۔ تعارفِ زبان

۲۔ اصنافِ ادب

۳۔ اصنافِ سخن (نظم و غزل)

۴۔ انشا پردازی

۵۔ اردو کے جدید رجحانات

- حوالہ جات (REFERENCES)
- اسائنمنٹ (مختلف موضوعات) (ASSIGNMENTS)
- کورس سے متعلق لازمی معلومات
- اردو سے متعلق غلط فہمیوں کا اِزالہ
- تفصیلی سبقی خاکے

نصاب برائے نفسِ مضمون/اردو مافیہ (Content)

سال اول سمیسٹر۔۱

ایسوسی ایٹ ڈگری آف ایجوکیشن/ADE

بی ایڈ ایلیمنٹری/(آنرز)

کریڈٹ:۳

پیش لازمہ:(PREREQUISITES)

ایف اے سطح تک اردو لازمی پڑھنے والے طلبہ اس کورس میں داخلے کے اہل ہوں گے۔

کورس کا بیان: COURSE DESCRIPTION

یہ کورس خاص طور پر زیرِ تربیت اساتذہ کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔ اور یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ زیرِ تربیت اساتذہ بنیادی لسانی مہارتوں (سننا، بولنا، پڑھنا، لکھنا، سمجھنا) میں کمال حاصل کر سکیں۔ ان مہارتوں میں دسترس حاصل کرنے کے لیے عملی طریق Functional Methodاستعمال کیا جائے گا۔

فنکشنل (عملی) طریقے میں ساخت اور معنی دونوں کی اہمیت پر زور دیا جاتا ہے۔ اس طریقہء تدریس کے ذریعے زبان کے سیاق و سباق یا سانچے یعنی کسی موقع پر "کیا کہنا چاہیے" پر خاص توجہ دی جائے گی۔ تا کہ زیرِ تربیت اساتذہ نظم و نثر میں فکری، فنی اور عملی سطح پر مہارت حاصل کر سکیں۔ یہ امر بھی قابلِ توجہ ہے کہ اس کورس میں اساتذہ قواعد دورانِ مطالعہ اسباق پر دسترس حاصل کریں گے۔

سادہ لکھائی کو متعارف کروایا جائے گا۔ تاکہ کورس کے اختتام پر طلبہ محض ادب کے نہیں بلکہ زبان کے استاد کہلائیں۔ کسی بھی زبان کی تدریس سے پہلے اس کے متن پر عبور ہونا ضروری ہے اس لیے نصاب میں وہ شعراء و ادباء شامل کیے گئے ہیں جو جماعت اول تا ہشتم تک درسی کتابوں میں پڑھائے جاتے ہیں۔ اردو کو بہ طور گلوبل لینگویج جدید رجحانات (ضرورتوں/تقاضوں/تعمیری جہتوں) کے حوالے سے بھی زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ابتدائی جماعتوں میں پڑھانے کے طریقے ترکیبی (الف بائی +صوتی) تحلیلی، مخلوطی، فنکشنل اردو کی تدریس پر خصوصی توجہ دی گئی ہے تا کہ ایلیمنٹری اساتذہ مہارت سے ان جماعتوں میں اردو پڑھا سکیں۔

حاصلاتِ کورس: (COURSE OUTCOMES)

اس کورس کی تکمیل کے بعد زیرِ تربیت اساتذہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- اردو زبان کی ساخت، وسعت اور اہلیت سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- ادبیات کو زبان کے عملی تناظر میں زندگی کے حوالے سے سمجھ سکیں۔
- مختلف موضوعات کو عملی و تحریری انداز میں بیان کر سکیں۔
- اردو کے ابلاغ میں جدید رجحانات کے تحت نئی جہتوں پر عمل کر سکیں۔
- زبان کے استاد کی حیثیت سے اپنی صلاحیتوں کی تنظیمِ نو کر سکیں۔

- تدریسِ زبان کے عملی پہلو کو ابتدائی و درمیانی سطح کی جماعتوں استعمال کرسکیں۔
- عملی طریق (Functional Method) سے نصاب پر دسترس حاصل کرسکیں۔

تعلمی اور تدریسی رسائی:(LEARNING AND TEACHING APPROACH)

اس کورس کی ترتیبِ نو کے مقاصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تعلمی اور تدریسی رسائی میں جدید و قدیم تدریسی طریقے مثلاً ترکیبی، تحلیلی، مخلوطی استقرائی، استخراجی، انکشافی اور خصوصاً فنکشنل و عملی جیسے مستند طریقے استعمال کیے گئے ہیں سوالات کا اسلوب، سمعی بصری معاونات کا بروقت استعمال، انٹرنیٹ سے استفادہ، پیر لرننگ جیسی تدریسی تکنیکوں کا ماہرانہ انداز میں موقع پر برتنا سکھایا گیا ہے جو ایک مشاق استاد کی تدریسی حکمتِ عملی سے مزید کارآمد ہے۔

یونٹ ۱

تعارفِ زبان

تعارف:

اس یونٹ میں زبان کی اہلیت کے وسیع تر موضوعات کو شامل کیا گیا ہے تاکہ اردو کے استاد کو ادب پر فنی اور زبان پر حتی الامکان دسترس حاصل ہو۔ جہاں زبان کی تاریخی حیثیت کے حوالے سے بابائے اردو مولوی عبدالحق کی کاوشوں کو سراہا گیا ہے وہیں ڈاکٹر محمد صدیق خان شبلی کے مضمون عملی، فنکشنل اردو سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے تاکہ نوآموز اساتذہ جدید تدریسی تکنیک اور مہارتوں کو بروئے کار لاسکیں۔ ان طریقوں سے تدریس کو ایک منظم سائنس کی صورت میں پڑھانے کے لیے کئی ایک اصولوں کو بھی اختیار کیا جائے گا۔ مثلاً: الفاظ کی بار بار مشق، تذکیر و تانیث، واحد و جمع، جملہ سازی، انتخابی مشقیں۔ ان طریقوں میں بنیادی تدبیریں استعمال کی جائیں گی۔ جو مثبت نتائج کا باعث بنیں گی۔ تاکہ ایلیمنٹری سطح کے اساتذہ زبان و ادب کی تدریس میں جدید طریقے استعمال کرسکیں۔

پہلا ہفتہ

- تعارف زبان (اردو زبان کی ترقی کا پس منظر و پیش منظر)
- زبان کی اہمیت و افادیت (فکری/فنی/عملی سطح پر)
- اردو کے فروغ میں درپیش مشکلات (تدارک/غلط فہمیوں کا ازالہ)

دوسرا ہفتہ

- اردو زبان کی کہانی از بابائے مولوی عبدالحق (مضمون کا مطالعہ)
- عملی/فنکشنل اردو ڈاکٹر محمد صدیق خان شبلی (مضمون کا مطالعہ)
- مصنفین کا تعارف اور تعمیری کردار (اردو زبان کے حوالے سے)

یونٹ ۲

اصنافِ ادب

(صرف ونحو تدریسِ ادبیات کا حصہ ہیں)

تعارف:

اس یونٹ میں اردو ادب کی اصناف کا مختصر تعارف شامل ہے۔ نثری اصناف میں داستان، ناول، ڈراما، مضمون، آپ بیتی، مکالمہ اور طنز و مزاح شامل ہیں۔ تا کہ ایلیمنٹر ی اساتذہ نثر کی تمام اصناف سے واقفیت حاصل کر سکیں۔ مثلاً مزاح ادب کی صنف ہے اور طنز صفتِ ادب ہے۔ علاوہ ازیں فن پارے کا تنقیدی جائزہ لینے کے اس کی ہیت کا ادراک ضروری ہے۔ اس یونٹ میں ادبی اصطلاحات/قواعد کو جدید، عملی، فنکشنل اور ثقافتی طریقوں کے ذریعے روزمرہ زندگی سے مربوط کر کے پڑھایا جائے گا تا کہ قواعد نفسِ مضمون کا حصہ بن جائے اور زبان شناسی پر عبور کا باعث بن جاسکے۔ اسی ضرورت کے تحت اس کورس میں ادبی اصطلاحات کے ساتھ طلبہ جدید تعلیمی اصطلاحات کا استعمال بھی سیکھیں گے۔

مثلاً (زبانی اندازِ تعلیم (Oral Approach) اور صورت حال کے مطابق تدریس زبان Situational Language (Teaching) جیسی اصطلاحات حالیہ دور کی پیداوار ہیں جن کا مقصد لسانی سانچوں کی تدریس کو بہتر بنانا ہے۔ تا کہ اسباق کی تدریس کے ساتھ جانچ (Testing) اور مشق (Exercise) کا کام بھی چلتا رہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے سب سے پہلا قدم بے تکلف گفتگو کے مواقع پیدا کرنا ہے۔ مثلاً سننا بولنا تو سننے اور بولنے ہی سے آتا ہے۔ لہٰذا اس یونٹ میں سننے اور بولنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کیے جائیں گے۔

تیسرا ہفتہ

- اصنافِ نثر کا مختصر تعارف اجزا و اقسام/ اصناف کا تقابل
- داستان (اجزا/ ناول و داستان کا فرق)
- ناول (اقسام/ ناول و افسانہ کا فرق)

چوتھا ہفتہ

- ڈراما (اقسام/ اجزائے ترکیبی/ روایت)
- افسانہ نگاری کا تعارف اشفاق احمد کے ''گڈریا'' کے حوالے سے (فکری و فنی تجزیہ)
- طنز و مزاح مشتاق احمد یوسفی کی مزاح نگاری کے حوالے مزاح اور طنز میں فرق کی وضاحت

پانچواں ہفتہ

- ماخوذ اقتباسات (صرف یعنی الفاظ سے بحث، نحو مکمل جملوں اور عبارتوں سے بحث)
- اغلاطِ زبان (بلحاظ قواعد فقروں کی تصحیح)
- محاورات (دورانِ گفتگو/ عام بول چال میں استعمال)

چھٹا ہفتہ

- ضرب الامثال (تعارف، تلمیح اور ضرب الامثال میں فرق)
- اوصافِ خوش خوانی (تلفظ، لب ولہجہ، روانی، تاکید، تفصیل)
- تحت اللفظ (نثر و نظم سے عملی مشق)

یونٹ ۳

اصنافِ سخن (نظم و غزل)

تعارف:

زیرِ بحث یونٹ میں شعری اصناف، حمد، نعت، غزل، پیروڈی اور گیت شامل ہیں۔ اس یونٹ کا عملی پہلو یہ ہے کہ شعرائے کرام کے منظوم فن پاروں کا ایک استاد کی حیثیت سے فکری و فنی، تقابلی و تحلیلی تجزیہ پیش کر سکے۔ مثلاً میرؔ کا ترکیبی شعر ہے۔

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

یہی خیال غالبؔ کے ہاں تحلیلی رنگ میں ملاحظہ فرمائیے!

بنا
تماشائے اہلِ کرم دیکھتے ہیں

قوتِ حافظہ، فکر اور تخیل کی تربیت اس جہت کا لازمہ ہے۔ اس کوشش کو عملی رنگ دینے کے لیے تمثیل، رول پلے، تحت اللفظ اور فی البدیہہ نظم گوئی کے رجحان کو فروغ دیا جائے گا۔

ساتواں ہفتہ

- اصنافِ سخن کا تعارف
- اردو نظم (تعارف، اقسام)
- اردو غزل (نظم اور غزل میں فرق)

آٹھواں ہفتہ

- علامہ محمد اقبال کی نظم ''روحِ ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے''۔

- مولانا الطاف حسین حالؔی کی نظم مسدس حالؔی کے پہلے چار بند
- پس منظر کے تحت منظومات کی تشریح

نواں ہفتہ

- مرزا اسداللہ خاں غالبؔ کی غزل/"بازیچہء اطفال ہے دنیا میرے آگے"
- صوفی غلام مصطفیٰ تبسم کی غزل "یہ کیا کہ اک جہاں کو کرو وقفِ اضطراب" کے پہلے پانچ اشعار
- شعرا کا فکری وفنی تقابل

دسواں ہفتہ

- پرائمری سطح کی نظمیں (کلام پر اظہارِ خیال، تمثیل)
- وسطانی سطح کی نظمیں (کلام کی خوبیاں، تبصرہ)
- تحت اللفظ اور فی البدیہہ نظم گوئی

یونٹ ۴

انشا پردازی

تعارف:

آج ضرورت ایسی اُردو کی ہے جو روزمرہ زندگی میں زبان کے استعمال یعنی "کس موقع پر کیسی زبان بولی جائے" کے اصول پر سکھائی جائے۔ جس کا مقصد طالب علم کو مختلف صورتوں میں زبان کے استعمال کے قابل بنانا ہے۔ اس لیے فنکشنل اُردو کا مطلب روزمرہ کی اُردو ہے۔ یہ اُردو ادبی اور علمی اُردو سے مختلف ہوگی۔ اس کے مقابلے میں سادہ، آسان اور عام فہم ہوگی۔ ایلیمنٹری سطح کے اساتذہ انشا پردازی کے طریقے، تکنیک اور حکمتِ عملی کے گُر سیکھ کر اس قابل ہو جائیں گے کہ ان خطوط پر مزید کام کر سکیں اور اُردو میں عملی ضروریات ادبی، صحافتی، دفتری، سائنسی وتکنیکی اور علمی اُردو کے ضمن میں مہارت دکھا سکیں۔ مندرجہ ذیل امور بھی تقریری انشا یعنی بول چال سیکھنے میں ممد ومعاون ثابت ہوں گے۔ ان میں سے کئی تدابیر استعمال کی جائیں گی۔ جیسے کہانیاں، پہیلیاں، لطیفہ گوئی، مکالمے، بہروپ بھرنا یا ڈراما کاری، بحث مباحثے/ مذاکرے۔ مثلاً رپورتاژ کو ڈراما کاری میں تبدیل کرنا۔ غالبؔ کے خط کو مکالمہ بنا کر پیش کرنا یا مولوی عبدالحق کے خط کو تقریری اندازِ بیاں دے دینا۔ اس ضمن میں جماعتی سطح/ معیار/ استحسان کا خاص خیال رکھا جائے گا۔ تاکہ اردو سے شغف اور زبان سیکھنے کی خواہش فروغ پائے۔

گیارھواں ہفتہ

- اردو حروفِ تہجی (صوتیات/ اعراب/ حرکات)
- اُردو کا جدید ترین قاعدہ (صوتی، بینی، تصویری، تلازمی)
- حروف کا عملی کردار (ابتدائی ودرمیانی جماعتی سطح پر)

بارہواں ہفتہ

- صحیح بولنے کی شرائط (روزمرہ بول چال، عام گفتگو، مکالمے، ذرائع ابلاغ، اخبارات، ٹی وی ڈرامے)
- تعلیم خوش خطی (درست تحریر کے ضروری امور)
- تخلیقی انشا (مشاہدہ وتحریر)

تیرہواں ہفتہ

- خطوط، درخواست (بہ شمول برقیاتی خط E-mail، برقیاتی پیغام SMS)
- مکالمہ وڈراما نگاری (ڈراما کاری)
- مضمون نویسی (جدید موضوعات پر اظہارِ خیال)

یونٹ ۵

اردو کے جدید رجحانات

(ضرورتیں/ تقاضے/تعمیری جہتیں)

تعارف :

اردو کے جدید رجحانات: ضرورت، تقاضے اور نئی تعمیری جہت کے حامل ہیں۔ اردو کی ترویج کے لیے زبان وادب کے حوالے سے نصاب کی اس جہت کو نو آموز اساتذہ کے لیے حتی المقدور سادہ، عام فہم اور پرلطف انداز میں دیا گیا ہے۔ اردو برقی پیغام زیرِ تربیت اساتذہ کے ہاتھ میں موبائل کی صورت میں موجود ہے۔ اس مختصر سے کمپیوٹر نے اردو اطلاعیات کا مستقبل روشن کر دیا ہے۔ دفتری عملہ عام شہری سے اردو میں گفتگو کرنے پر مجبور ہے تو صحافی اردو میں رپورتاژ رقم کر رہے ہیں۔ مذہب واخلاق کی ہر گرہ اردو کھول رہی ہے۔ سائنسی وتکنیکی ترقی عام ہو جائے کے مفروضے پر ہی زیرِ تربیت اساتذہ کو مستند عملی معلومات فراہم کی جائیں گی۔ آرٹ کے بغیر تو یہ کائنات بھی بے رنگ ہے تو اردو ادب کیسے آرٹ سے یا آرٹ ادب سے استفادہ نا کرے۔ اس خیال کو یہ نصاب عملی صورت دیتا ہے مثلاً اشعار میں پوشیدہ خیالات کو تصویر کے کینوس پر اتارنا۔ غالبؔ واقبالؔ کی شاعری پر یہ کام ہو چکا ہے۔ ملی نغمے، نعت اور مضامین کا مقابلہ تو اب شہرتِ عام حاصل کر چکا ہے۔ اردو کے اساتذہ میں زبان کے حوالے سے ملی تشخص اجاگر کرنے اور اسے گوبل لینگویج بنانے کی کارروائی میں حصہ لینے کے قابل بنانا ہی اس کورس کا مرکزی نقطہ ہے۔

چودھواں ہفتہ

- اردو کی ترویج (ہمہ پہلو ضرورت)
- اردو کی بین الاقوامی حیثیت (تقاضے/تعبیریں)
- اردو کمپیوٹر کی زبان (اطلاعیات: اردو کا مستقبل)

پندرھواں ہفتہ

- اردو ذریعہء ابلاغ (دفتر، صحافت، مذہب واخلاق)

- اردو اور جدید ٹیکنالوجی (ترقیاتی ادارے، معاشرتی شعبے اور کام)
- اردو رابطے کی زبان (عام بول چال کے حوالے سے)

سولھواں ہفتہ

- اردو آرٹ اور کلچر (نثر و نظم میں آرٹ/آرٹ میں نثر و نظم)
- اردو ترانہ ملی (قومی و ملی جذبے/ماخوذ متن)
- اردو گلوبل لینگویج (منظر نامہ)

حوالہ جات/مطالعاتی مواد (REFERENCES)

۱۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، **قومی زبان: یک جہتی، نفاذ اور مسائل**، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۹ء۔

۲۔ رضیہ نور محمد، ڈاکٹر مس، **اُردو زبان و ادب میں مستشرقین کی خدمات تحقیقی و تنقیدی جائزہ**، مکتبہ خیابان ادب، لاہور، اپریل ۱۹۸۵ء۔

۳۔ ساجد حسین، پروفیسر، **اُردو اور اس کے تدریسی طریقے**، ایجوکیشن ریسرچ اسکالر جامع کراچی، رہبر پبلشرز۔ اُردو بازار، کراچی۔

۴۔ سلیم فارانی، ڈاکٹر، **اُردو زبان اور اس کی تعلیم**، پاکستان بک سٹور اُردو بازار، کراچی

۵۔ عطش دُرّانی، ڈاکٹر، **اُردو زبان اور یورپی اہل قلم**، سنگِ میل پبلی کیشنز، ۱۹۸۷ء۔

۶۔ عطش دُرّانی، ڈاکٹر، **جدید تدریسیاتِ اُردو**، شکیل سنز، راولپنڈی، ۲۰۰۳ء۔

۷۔ سہیل احمد خان، ڈاکٹر، **تقریر، تدریسِ ادب**، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۰۷ء۔

۸۔ صباح الدین احمد، **مطالعہ زبان اور کمپیوٹر**، ''اَخبارِ اُردو''، دسمبر ۲۰۰۷ء۔

۹۔ عطش دُرّانی، ڈاکٹر، **اُردو میں ابلاغ اور جدید اطلاعیات**، ''اَخبارِ اُردو''، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، مئی ۲۰۰۷ء۔

۱۰۔ عطش دُرّانی، ڈاکٹر، **اُردو، جدید تقاضے، نئی جہتیں**، مقتدرہ قومی زبان پاکستان، اسلام آباد، ۲۰۰۶ء۔

۱۱۔ محمد صدیق خان شبلی، ڈاکٹر، **عملی/فنکشنل اُردو**، بحوالہ: **تدریسِ اُردو جدید تقاضے**، مرتب: ڈاکٹر عطش دُرّانی، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۲ء۔

۱۲۔ اردو قواعد و املا کے بنیادی اصول، جلد اول، ڈاکٹر آفتاب احمد ثاقب، ۱۹۹۴ء

۱۳۔ حکایاتِ مولانا رومی ترجمہ مقبول جہانگیر، فیروز سنز راولپنڈی

۱۴۔ نگارستان، منصف خان سحابؔ، قواعد اور فنی علوم پر جامع کتاب، ۱۹۹۸، لاہور

۱۵۔ رسبِ اردو، یاسمین انجم، کیریئر بکس پبلشرز، لاہور (جماعت اول تا ہشتم عملی کتاب)

۱۶۔ مقتدرہ قومی زبان سے اشاعت شدہ لغات کا استعمال

افسانے/کہانیاں/ڈرامے/خطوط

- ''خود کشی/ٹوبہ ٹیک سنگ'' سعادت حسن منٹو
- چور، اشفاق احمد
- رستم و سہراب، آغا حشر

- ''مرزا غالب بندر روڈ پر'' خواجہ معین الدین (ڈراما سی ڈی)
- ''یوسف مرزا کے نام'' مرزا غالب
- ''مولانا انشا اللہ خان کے نام'' علامہ اقبال

ماڈل اسائنمنٹ : (ASSIGNMENTS)

۱۔ علامہ اقبال کی شاعری مختلف موضوعات کا مرقع ہے۔ کسی ایک موضوع کو بنیاد بنا کر شعر اکٹھے کریں اور ایک کتابچے (booklet) کی صورت میں تیار کریں۔ اشعار کو لیبل کرنے کی وجوہات بھی تحریر کریں اور پہلے ہفتے کے اختتام پر جمع کروائیں۔

۲۔ دو گروپوں کو مختلف موضوعات دیے جائیں گے دونوں گروپ اسکرپٹ لکھ کر رول پلے/تمثیل تیار کریں گے۔ دونوں گروپ اپنے مکالمے (اسکرپٹ) تحریری صورت میں جمع کروائیں گے۔

۳۔ صوفی غلام مصطفیٰ تبسم کی جماعت اول تا ہشتم درسی کتاب میں موجود نظموں کا فنی و فکری جائزہ مباحثہ کے ذریعے تحریر کریں۔ ایک ہفتے کے اندر جمع کروائیں۔

۴۔ موبائل کے ذریعے اردو کے ادب پاروں پر کتابچہ کی صورت میں مواد اکٹھا کریں۔ مواد کا معیاری ہونا ضروری ہے۔ دو ہفتے کے اندر جمع کروائیں۔

نصاب سے متعلق لازمی معلومات:

اس کورس کا بنیادی لازمہ اردو کو فنکشنل بنیادوں پر استوار کرنا ہے۔ تاہم ادبی ماخذ کی اہمیت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اسی وجہ سے کورس کا آغاز تعارفِ زبان سے کیا گیا ہے۔ زبان کے تاریخی پس منظر پر نظر ڈالیں تو برصغیر میں داخل ہونے والے فاتحین کی اردو معاشرتی ضرورت رہی ہے۔ خاص طور سے انگریزوں نے اس کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی۔ غیر ملکیوں کے لیے اُردو کی تدریس کا آغاز تو ہندوستان ہی سے ہوا تھا۔ ولندیزیوں نے بھی اس کے لیے مواد تیار کیا مگر انگریزوں نے کلکتہ میں اس مقصد کے لیے فورٹ ولیم کالج قائم کیا۔

اس کے برعکس ادبی حوالے سے سرسید تحریک نے اردو کا مستقبل بامقصد بنیادوں پر متعین کر دیا جبکہ دیگر تحریکات نے بھی اردو کے فروغ میں بھرپور حصہ لیا۔ اردو زبان کے حوالے سے بابائے اردو مولوی عبدالحق اپنے آپ میں ایک تحریک تھے۔ جس کا عملی مظاہرہ اردو یونیورسٹی کا قیام ہے۔ اردو پر کیے گئے کام کو ادبی اور تدریسی بنیادوں پر پرکھنا جانچنا اور معیار مقرر کرنا اس کورس کا مفروضہ ہے۔ اور مفروضہ ہی اس کا فرضیہ ہے۔ اس انداز میں کام کرنا ہی زبان کو سائنسی طرزِ فکر دے سکتا ہے۔

جدید ماہرینِ تعلیم فنی امور میں منطقی سے زیادہ نفسیاتی پہلو پر زور دیتے ہیں، اس لیے کہ انسان روزمرہ زندگی میں جو علم براہ راست حاصل کرتا ہے۔ وہ کسی منطق کا پابند یا محتاج نہیں ہوتا۔ مثلاً جب ایک بچہ زبان سیکھنا شروع کرتا ہے تو وہ گردوپیش میں بولی جانے والی زبان کو ضرورت کے مطابق اخذ کرتا جاتا ہے۔ یوں نہیں کہ وہ پہلے اسمائے معرفہ سیکھے پھر اسمائے نکرہ کو پہچانے، پھر ان کی مختلف اقسام کو ترتیب سے اپناتا جائے۔ اس کی ترجیحات، اس کی ضرورت اور اس کے ماحول سے منسلک ہیں۔ استعمال پہلے ہے اور تجزیہ بعد میں۔ یہ کورس خاص طور پر زیر تربیت اساتذہ کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔ اردو دنیا کی دوسری بڑی زبان ہے۔ اردو کو ادبی و علمی/تکنیکی زبان یا محضر (Discourse) کی حیثیت سے سمجھنا اس کورس کا بنیادی نقطہ ہے۔ تدریسی تکنیک کا تعلق کسی خاص طریقہ کار سے نہیں ہوتا بلکہ دورِ حاضر کے رجحانات، تقاضے اور ترجیحات اسے نئے رخ دیتے رہتے ہیں۔

تمام تر تدریسی عمل کا بنیادی نقطہ یہ ہے کہ زیرِ تربیت اساتذہ فنکشنل و عملی طریقے سیکھیں۔عملی/فنکشنل اُردو کے حوالے سے بلاشبہ ڈاکٹر محمد صدیق خان شبلی کا مضمون قابلِ توجہ ہے۔

علمی ادبی مطالعے کو عملی زندگی کا حصہ بنانا اس کورس کی جہت ہے۔زیرِ تربیت اساتذہ ادبی متن کی تدریس اسی صورت میں احسن طریق پر کر پائیں گے جب وہ خود ان کے ادبی معیار پر استدلال حاصل کر پائیں گے۔اسی لیے اصناف ادب کو پڑھاتے ہوئے جدید طریقے استعمال کیے گئے ہیں۔زبان کی حفاظت بھی ایک اہم ضرورت ہے۔زبانوں کا بدلتا ہوا منظر نامہ ہی ان کی بقا کی ضمانت ہوتا ہے۔زبان کا فطری ارتقا اپنے فروغ کا راستہ خود بخود ڈھونڈ نکالتا ہے مروج طریقہ ہائے تدریس سے استفادہ کرتے ہوئے نئے تدریسی طریقے، مہارتیں، معاونات اور تکنیک وضع کرنا۔ جو سائنٹفک اندازِ نظر رکھتی ہوں۔اس کورس کا حصہ ہیں۔

فنکشنل طریقے میں زبان کی پانچوں مہارتوں پر توجہ دی جاتی ہے۔سننے، بولنے اور سمجھنے کی مسلسل مشق کا آغاز مکالمے سے ہوتا ہے۔ہر سبق میں پڑھنے اور لکھنے کا حصہ الگ ہوتا ہے اس طریقے کا پورا پورا فائدہ اسی قسم کے کورس کی تدریس سے اٹھایا جائے اُردو کی تدریس کو موثر بنانے کے لیے اُردو کے فنکشنل کورس مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔مگر اس قسم کے کورس کی تیاری کا امکان بہت کم ہے۔زبان پر عبور حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ نفسِ مضمون پر دسترس ہو۔اس لیے کورس میں جماعت اول تا ہشتم نصابی کتب میں شامل شعراء وادباء پر تفصیلی بحث فنکشنل انداز میں شامل ہے۔

انشاپردازی میں مہارت کے لیے زبان کے بنیادی قاعدوں کا علم ضروری ہے۔حروف کی صوتی، تلازمی اور بنی کیفیتوں کو سمجھنا اور ان کی ابتدائی و وسطانی جماعتوں میں عملی کردار سے واقفیت ہونا ضروری ہے۔مثلاً روزمرہ بول چال، مشاہدہ، مکالمہ نویسی، درخواست، جدید برقیاتی خط اور مضمون نویسی تک حرف وصوت کی کارفرمائی تخلیقِ انشا کا باعث ہے۔عملی اردو کا تقاضا ہے کہ غالبؔ و اقبالؔ کا انداز سیکھنے والے طلبہ ان کے خیالات کو چاہیں تو مکالمے میں ڈھال لیں یا تمثیل کا رنگ دے دیں۔

کمپیوٹر سے فنکشنل زبان سیکھنے میں بے حد مدد ملے گی۔جہاں کمپیوٹر سے زبان کا سیکھنا ایک سائنس ہے۔دنیا کا بدلتا ہوا منظر نامہ اُردو کو نئی حیثیت میں تسلیم کر رہا ہے۔مستقبل کی حکمت عملی، اس کی ہیئت، تکنیک اور تدریسی انداز میں تبدیلی، فروغ کے رجحانات کو مثبت زاویے، تکنیکی سانچے، کینڈے اور محضر فراہم کرے گی۔ہمیں اپنے اساتذہ کو جدید ترین پیشہ وارانہ علمی تربیت سے آراستہ کرنا ہے۔ ایسوسی ایٹ ڈگری آف ایجوکیشن/ADE اور بی ایڈ ایلیمنٹری کی سطح کا یہ کورس اسی خیال (فرضیے Hypothesis) کے تحت ڈیزائن کیا گیا ہے

اردو سے متعلق مسائل

بولنے کا عمل زبان کی تدریس میں نہایت اہم ہے کیونکہ جب طلبہ اُردو بولتے ہیں تو انھیں بہت مشکلات درپیش ہوتی ہیں۔تلفظ، افعال کا سمجھنا، سوال و منفی جملے، جملہ صحیح نہیں بول پاتے، حروفِ عطف کا مسئلہ اور بھی کئی ایک مسائل کا سامنا ہوتا ہے۔ تلفظ اکثر غلط۔زبان اکثر طلبہ کی ناقص، بولنے میں جھجک، قرات معیوب، تلخیص و توضیح کی صلاحیت کم، مطالعے کا شوق کم، تحریری خط اکثر خراب، ہجے اکثر غلط مضمون نگاری کی قابلیت کم، خیالات میں ناداری، ذخیرہ الفاظ میں افلاس، سمجھنے کی قوت کم، ذہن ابہامات سے پُر۔اس کا سبب غلط طریق تدریس ہے۔یہ تمام نقائص بے توجہی سے پیدا ہوئے۔اکثر حالات میں اساتذہ کو خود بھی زبان پر دسترس حاصل نہیں ہوتی۔

اُردو کا رسم الخط کچھ ایسا ہے کہ تحریر میں اکثر حروف کی شکلیں بدل جاتی ہیں۔''بات، بس اور بچ حرف میں ''ب'' میں تین جداگانہ

صورتیں اختیار کر لی ہیں۔اُردو حروف ملا کر لکھے جاتے ہیں۔حروف کو جوڑتے وقت ان کی شکلیں تبدیل ہو جاتی ہیں کیونکہ اُردو میں ہر حرف کی چار مختلف شکلیں ہوتی ہیں۔ابتدائی وسطی، آخری اور مکمل۔ان شکلوں کی تبدیلی طالب علم کے لیے مسئلہ بن جاتی ہے اور اسے پڑھنا مشکل ہو جاتا ہے۔دیگر زبانوں میں حروف کو ملایا نہیں جاتا بلکہ حروف اپنی شکل میں لکھے جاتے ہیں

اُردو حروف ملا کر لکھے جاتے ہیں۔حروف کو جوڑتے وقت ان کی شکلیں تبدیل ہو جاتی ہیں کیونکہ اُردو میں ہر حرف کی چار مختلف شکلیں ہوتی ہیں۔ابتدائی وسطی، آخری اور مکمل۔ان شکلوں کی تبدیلی طالب علم کے لیے مسئلہ بن جاتی ہے اور اسے پڑھنا مشکل ہو جاتا ہے۔عربی میں بعض حروف کا تلفظ اور ہے جب کہ اُردو میں اور ہے مثلاً ض کو اُردو والے ذ کے تلفظ سے ادا کرتے ہیں مگر عرب ''دھ'' کے تلفظ میں بولتے ہیں۔ع، کو اُردو والے، الف کے تلفظ سے ادا کرتے ہیں مگر عرب طلبہ اسے ''ع'' کے تلفظ ہی میں بولتے ہیں۔اعراب بدلنے سے بھی لفظ کے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ سَحَر۔سِحر، صِرف۔صَرف، دَور۔دُور وغیرہ۔عربی میں جہل کے معنی جذباتی ہیں اور ذلیل کے معنی کمزور کے ہیں جب کہ اردو میں بالکل الٹ معنی برتے جاتے ہیں۔تاہم لفظ جس زبان سے مستعمل ہے اس کا خیال لغت کے ذریعے رکھنا چاہیے۔

بنیادی لسانی عادات کی تربیت بھی ناپختہ رہنے سے بچے مسائل کا شکار رہتے ہیں۔قدیم طریقہ ہائے تدریس ان میں زبان کا متنوع ماحول بیدار ہی نہیں کر پاتا۔ذخیرۂ الفاظ میں وسعت اور بوقتِ ضرورت ان کے انتخاب کی اہمیت تقریر کے لیے بنیادی آلے کی حیثیت رکھتی ہے۔اس مقصد کے لیے اُردو لغات اور ''اُردو تھیسارس'' کا استعمال زیادہ مفید ہوتا ہے۔اُردو میں مترادفات اور متضادات کی کوئی کمی نہیں لیکن تقریر کرتے وقت ان میں سے موزوں ترین الفاظ کا استعمال ان کے سیاق وسباق پر منحصر ہے۔ظاہر ہے کہ سیاق وسباق اور برمحل استعمال کے لیے وسعتِ مطالعہ اور لغات یا تھیسارس کا استعمال ہی مدد دے سکتا۔بعض اربابِ تعلیم جو ثانوی سطح پر بولنے کو پڑھنے اور لکھنے پر ترجیح نہیں دیتے۔

- ثانوی درجے کے طلبہ کے پاس ذخیرۂ الفاظ کی کمی نہیں ہوتی لیکن ابتدائی درجے میں ایسا نہیں ہے۔
- ثانوی درجے میں طالب علم زیادہ تر پڑھنے اور لکھنے کی کوشش کرنے کے بعد داخل ہوتا ہے۔اس میں بولنے کی صلاحیت کم ہوتی ہے یا اس پر زیادہ زور نہیں دیا جاتا۔ابتدائی درجے میں تو یہ صلاحیت بالکل ہی کم ہوتی ہے۔
- اس درجے میں طالب علم کافی لکھنا پڑھنا سیکھ چکے ہوتے ہیں لیکن تکلم اور تقریر پر توجہ کم ہوتی ہے۔
- امتحان کا کچھ فی صد ثانوی جماعتوں میں زبانی امتحان کے لیے وقف کرنا اشد ضروری ہے تا کہ طلبہ مستقبل قریب کی عملی زندگی میں مسائل وحالات پر مدلل اظہارِ خیال اور دوسروں کو اپنی تقریر سے مطمئن کر سکیں۔اس کے لیے ایک عملی پیریڈ اور اس کا عملی امتحان ضروری ہے۔
- اُردو قومی زبان ضرور ہے لیکن اکثر طلبہ کی مادری زبان نہیں، ہمارے اکثر طلبہ گلابی قسم کی اُردو بولتے ہیں اور بعض طلبہ بالخصوص دیہات کے طلبہ اُردو میں چار جملے بھی نہیں بول سکتے۔لہٰذا الفاظ کا طرزِ تکلم سکھانا ضروری ہے۔
- یہ کہنا کہ سارے ملک کے تقریباً تمام باشندے اُردو زبان ٹوٹے پھوٹے انداز میں بول سکتے ہیں غلط ہے۔ہو سکتا ہے کہ یہ بجا ہو لیکن صحیح اُردو بولنا ہی اصل مہارت ہے۔
- اردو زبان کو اردو زبان کے استاد ہی پڑھائیں تو بچوں کے زبان کے حوالے سے بہت سے مسائل کا خاتمہ ہو جائے۔